فون نمبر ۹۰ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۰۵

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم پنجشنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۱ وفا ۱۳۴۵ ہش | ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ | ۲۱ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۷

اخبار احمدیہ

○ — ربوہ ۲۰ جولائی۔ ٹیلیفون کی لائن خراب ہونے کی وجہ سے آج صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری ہلز سے فون پر کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ کل صبح یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

○ — ربوہ ۲۰ جولائی۔ حضرت ام مظفر صاحبہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کو کل دن کے وقت بے چینی رہی۔ رات کو نیند بھی کم آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ ویسے کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں

[redacted]

○ — گی آنا مشن کا موجودہ پتہ حسب ذیل ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

Mir Ghulam Ahmad
Naseem M.A.
22-Asylum Street,
New Amsterdam
Guyana

(قائمقام وکیل التبشیر)

○ — ضلع لائل پور کی احمدی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریان مال کا ایک ضروری اجلاس مسجد احمدیہ شہر لائل پور میں ۲۴/۹ ۱۶ ۱۹۶۶ کو ۱۰ بجے دن کے شروع ہو گا۔ ضلع ہذا کے تمام پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال اور زعماء انصار اللہ کی شمولیت لازمی ہے۔

(خاکسار محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور)

درخواست دعا

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب ربوہ

میرے ہم زلف چوہدری غلام مرتضیٰ خان صاحب آف کنری سندھ چار ماہ قبل خطرناک طور پر بیمار ہو گئے تھے۔ ان کے فرزند مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب انجینئر نے اطلاع دی ہے کہ اب چوہدری صاحب مکرم اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ آہستہ آہستہ چل بھی لیتے ہیں اور قلم ہاتھ میں پکڑ کر تھوڑا تھوڑا لکھ بھی لیتے ہیں۔ مگر ان کی کامل شفایابی کے لئے ابھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔

(المصلح الموعود)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قافیاں اور شعر سننے سے جو سرور حاصل ہوتا ہے وہ محض ایک عارضی چیز ہے

سچائی کا کمال یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھلائے

"بعض انسانوں کو دیکھو گے کہ قافیاں اور شعر سنکر وجد و طرب میں آجاتے ہیں مگر جب مثلاً ان کو کسی شہادت کے لئے بلایا جائے تو عذر کریں گے کہ ہمیں معاف رکھو ہمیں تو فریقین سے تعلق ہے ہمیں اس معاملہ میں دخل نہ دو۔ پس سچائی کا اظہار نہ کریں گے۔ ایسے لوگوں کے وجد و سرور سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔ جب کسی ابتلا میں آجاتے ہیں تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ ان کا وجد و سرور قابل تعریف نہیں۔ یہ وجد و سرور ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے۔ بعض منکرین اسلام جن کو تمام پاکبازوں سے دلی عداوت ہے وہ بھی اس سرور سے حصہ لیتے ہیں۔ ایک متعصب ہندو مثنوی مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر سرور حاصل کرتا تھا حالانکہ وہ دشمن اسلام تھا۔ کیا تم سانپ کو پاکباز مانو گے جو بانسری سنکر سرور میں آجاتا ہے۔ یا اونٹ کو خدا رسیدہ قرار دو گے جو خوش الحانی سے نشہ میں آجاتا ہے۔ سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھلائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو نوکر ہیں۔ ایک نوکر دن میں کئی دفعہ اپنے مالک کی خدمت میں آکر سلام کرتا ہے اور ہر وقت اس کے گرد پیش رہتا ہے۔ دوسرا اس کے پاس بہت کم آتا ہے۔ مگر مالک پہلے کو بہت قلیل تنخواہ دیتا ہے اور دوسرے کو بہت زیادہ۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ دوسرا ضرورت کے وقت اس پر جان بھی دینے کے لئے تیار ہے اور وفادار ہے اور پہلا کسی کے بہکانے سے مجھے قتل کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے گا یا کم از کم مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے کی ملازمت اختیار کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا مگر پنج وقتہ نماز ادا کرتا ہے اور اشراق تک بھی پڑھتا ہے بلکہ کئی اوراد بھی تجویز کئے ہوئے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک وفادار انسان سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ابتلاء کے وقت وفاداری نہیں دکھلائے گا۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۶ء

تجدید و احیائے اسلام

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اور اس نص کی تشریح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

اس سے واضح ہے کہ اسلام کی تجدید و احیاء کا کام اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور یہ امر تشریعی ہے نہ کہ تکوینی۔ چنانچہ آیہ کریمہ متذکرہ بالا میں جس طرح اللہ تعالےٰ نے انا نحن نزلنا الذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح وانا لہ لحافظون فرمایا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے جس طریقہ سے خود قرآن کریم کو نازل کیا۔ اور اس کے لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر رسول بنا کر اسوۂ حسنہ بنایا ہے اسی طریق سے مجددین کو بھی وہ تجدید احیائے دین کے لئے کھڑا کرتا رہے گا۔ جب کہا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے تشریعی طور پر فلاں کام کیا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی سنت یہی ہے کہ وہ اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی سنت یہی ہے کہ وہ اس کے لئے فرشتے رسول یا انسان رسول بھیجتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا حدیث میں مجددین کی بعثت کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ متعلق کیا گیا ہے۔ یعنی مجددین کو بھی اللہ تعالےٰ ہی مبعوث کرے گا۔ جو تجدید احیائے دین کا کام اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں کریں گے۔

عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جب اسلام نرغہ میں آجائے اور بر و بحر میں فساد کی انتہا ہو جائے۔ تو اللہ تعالےٰ ہی ایسے حالات میں اپنے کسی بندہ کو کھڑا کر کے اور اپنی نگرانی میں فساد کا تدارک کرتا ہے۔ آج دنیا کی جو حالت ہے یا کم از کم مسلمانوں کی جو حالت ہے اس کا نقشہ ایک ہفت روزہ یوں کھینچتا ہے۔

”یہ حالات ایسے نہیں کہ غبی سے غبی تر آدمی ان پر غور کے بعد اس نتیجہ تک نہ پہنچے۔ کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ہونے میں اس قادر مطلق کا ہاتھ کارفرما ہے جو اس پوری کائنات کا خالق و مالک بھی ہے۔ اور مدبر و آقا بھی۔ اور اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ اس کا کوئی قانون ہے۔ تو پھر بلاشبہ اس کے قانون کی یہ دفعہ بھی اس کتاب برحق میں لکھی ہوئی ہے۔

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

بحر و بر میں فساد بپا ہے لوگوں کے اپنے ہی اعمال کی وجہ سے ہے۔“

”ہماری حالت تقریباً وہی ہے جو دور جاہلیت کے ان مسلمانوں - امم سابقہ کے افراد بھی مسلمان ہی تھے - کی تھی جو یا تو اپنی خواہشات کو دین کا درجہ دیئے ہوئے تھے یا وہ مطلق العنان اور مذہب کے ہر قسم کی پابندی سے آزاد تھے اور پھر انہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے دین کا چہرہ مسخ کر کے نحن ابناء اللہ واحباءہ کا نعرہ بلند کر رکھا تھا۔ اگر ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے۔ تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہوگا۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔“

”اسلامی حکومت (جو صرف نام کی نہیں حقیقتاً اسلامی حکومت ہو) کے معرض وجود میں آنے کا فطری طریقہ ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ افراد سچے اور عملی مسلمان بنیں۔ اور ان کی ذاتی اسلامیت جب اجتماعی صورت اختیار کرے۔ تو اسلامی حکومت منصۂ شہود پر آجائے۔ اب رہا یہ سوال کہ ہم سب بشمول حکمران طبقہ کے کی انفرادی زندگیوں میں اسلام کا کیا مقام ہے تو بات صاف ہے۔ اگر اسلام سے مراد مسٹر فضل الرحمٰن اور مسٹر پرویز کا اسلام نہیں ہے۔ تو صحیح اسلام صرف زبان، قلموں اور تحریروں میں تو ہے، عمل و کردار میں اس سے ہمارے کو بڑی سختی سے ہجرت پر مجبور کیا جا رہا ہے۔“

اب اس کا علاج بھی اسی جریدہ کے مدیر محترم سے سنیئے۔ اسی نمبر میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

”اس فیصلے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آج جبکہ امت مسلمہ شدید ترین انتشار اور گروہ بندی میں مبتلا ہو کر دینی وحدت کو کھو بیٹھی ہے۔ اور یوں محسوس ہونے لگا ہے۔ جیسے فی الواقعہ وحدت امت کا تصور ہی موجود نہ ہو اگر کسی شخص یا ادارے کو وحدت امت کی دعوت دینا ہے تو ناگزیر ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور اہم افراد کی آراء اور جذبات میں جو غلو پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا ازالہ کیا جائے۔ اور اعتدال و توسط اور وسعت ظرف کی فضا تیار کی جائے۔ اور اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مختلف گروہوں کے جو احساسات و تخیلات انتشار امت کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ ان کو زیر بحث لایا جائے اور حکمت و موعظت کے اسلوب سے ان تخیلات کا تحلیل و تجزیہ کیا جائے۔

پھر ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

”اب کار اصلاح کی تمام تر ذمہ داری امت محمدیہ کے اصحاب علم و فضل اور ارباب رشد و ہدایت ہی پر عائد ہوگی۔ اور یہ لوگ وہی کام کریں گے۔ جو تکمیل شریعت الٰہیہ سے قبل انبیاء علیہم السلام انجام دیا کرتے تھے۔ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ مالک الملک کے اس فیصلے کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی“

اگر مدیر محترم کا یہ نتیجہ صحیح ہوتا تو چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کی آج وہ حالت نہ ہوتی جو خود مدیر محترم نے پہلے اور دوسرے حوالے میں بیان فرمائی ہے۔ مدیر محترم اہل علم و فضل حضرات پر اتنا اعتماد رکھتے ہیں کہ وہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اور حدیث مجددین کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہی صاحب پہلے ایک اور جگہ اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ اصلاح کے دو ہی طریق ہیں یا تو اہل علم حضرات اتحاد کر کے اس کام کو ذمہ داری سے سرانجام دیں اور یا پھر اللہ تعالےٰ کسی انسان کو اس کام کے لئے خود کھڑا کرے

بات یہ ہے کہ خود ان صاحب نے اہل علم حضرات کو متحد کرنے کی ایک تحریک چلانے کی کوشش بھی کی تھی۔ مگر وہ خود جانتے ہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ انہی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ شروع سے ہی اہل علم حضرات کو متحد کرنے کی کوشش ہوتی چلی آئی ہے۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ ایسی تمام تحریکیں بری طرح ناکام ہوتی چلی آئی ہیں۔ تمام اہل علم حضرات کا کبھی ایک مسئلہ دینی پر بھی تا حال اتحاد نہیں ہوا۔ اسلامی فقہ کے مختلف سکول اور اس کی شاخ در شاخ توجیہات اس کا بین ثبوت ہیں۔ البتہ تجدید و احیائے دین کا کام اپنے اپنے وقت میں مجددین کرتے چلے آئے ہیں۔ اور یہ انہی کی بعثت کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں میں کسی قدر اسلام کی محبت پائی جاتی ہے۔ اور یہ اہل علم حضرات جن پر مدیر محترم کو تکیہ ہے ہمیشہ ہی مجددین کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ اور آج انتشار مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ اور جو تساہل اور بے پروائی موجود ہے۔ وہ انہی لوگوں کی دانشوریوں کا نتیجہ ہے حالت تو یہ ہے کہ دو عالم بھی کسی ایک مسئلہ میں کبھی متفق نہیں ہو سکے۔ مگر مدیر محترم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک قول سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اب دین کی تجدید و احیاء کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے تو کوئی انسان کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کام اب اہل علم حضرات کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مدیر محترم کو وہی بیماری لگی ہوئی ہے جو یہودیوں، عیسائیوں اور ہندو، زرتشتیوں اور کنفیوشس کے ماننے والوں کو لگی ہے۔ کہ اب ”اللہ تعالےٰ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اور نہ وہ اب انسانوں کی راہنمائی کے لئے اپنی طرف سے کسی کو کھڑا کرتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے وعدہ سے اس بیماری کا علاج مسلمانوں کو بتا دیا ہے۔ مگر بیمار ذہنوں نے اس کو نسیاً منسیاً کر دیا ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق کسی مجدد کو کھڑا کرتا ہے تو یہی دانشور اٹھ کر اس کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث نبوی کے حوالوں سے سوفسطائی استدلال کر کے اللہ تعالےٰ کو نعوذ باللہ اپنی عقلمندیوں اور اپنے محدود فہم پر قربان کر دیتے ہیں۔ یہی علم و فضل کا بے جا استکبار ہے جس نے پہلوں کو بھی دھوکہ دیا اور آج بھی دھوکہ دے رہا ہے۔

صدق وصفا اور اطاعت کے ایمان افروز نمونے

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے)

انسانی طبائع مختلف ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی فطرت میں کبر ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کو حقیر و ذلیل جانتے ہیں اور اپنے تئیں ان سے برتر ہستی تصوّر کرتے ہیں۔ ان کے برعکس کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی فطرت میں سرکشی نہیں ہوتی بلکہ انہیں اپنے عجز اور بے بسی کا احساس ہوتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ابلیس کے ذکر میں قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ
اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا
خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ
نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ

(اعراف ع ۲)

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ مَیں نے تجھے حکم دیا تھا تجھے کس امر نے آدم کی فرمانبرداری سے روکا ہے تو اس نے جواب دیا کہ مَیں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے پانی ملی ہوئی مٹی سے۔ مَیں کسی ایسے شخص کے سامنے سرِ تسلیم کیسے خم کر دوں جو ادنیٰ قسم کی مخلوق ہے اسی قسم کے سرکش لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر ان کے لئے جنّ کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ
مِّنْ نَّارٍ۔

(رحمان ع ۱)

اللہ تعالیٰ نے جنوں کو آگ کے تیز شعلوں سے پیدا کیا مراد یہ نہیں کہ ابلیس اور جنّ فی الواقع آگ سے پیدا ہوئے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کی فطرت میں آگ کے شعلوں کی سی گرمی اور تیزی ہوتی ہے ان کی طبائع میں اکڑ ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ کسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور اس کی اطاعت اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس قسم کی ناری فطرت اور ذہنیت کے لوگ اپنی خیالی حریت اور مادر پدر آزادی کو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت سے بہتر خیال کرتے ہیں۔ اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ کسی دوسرے فرد کی اطاعت کرنا اپنے نفس کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے۔ اس قسم کے لوگ جب تک اپنے اندر ایک نیک تغیّر پیدا کر کے اپنے تئیں یکسر بدل نہ دیں اور اپنے نفسوں پر موت وارد کر کے تذلّل اختیار نہ کر لیں اس وقت تک انہیں ہدایت اور اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب نہیں ہوتا۔

ان کے بالمقابل سعید الفطرت انسانوں کو اپنی کمزوری بے بسی اور اپنے عجز کا احساس ہوتا ہے انہیں اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور فلاحِ دارین حاصل کرنے کے لئے وہ خدا تعالیٰ اور اس کے بھیجے ہوئے مامور یا اس کے خلفاء کی راہنمائی کے محتاج ہیں ان سعید الفطرت انسانوں کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِبِلؒ سے دی ہے جبکہ فرمایا:۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ۔

(الغاشیہ)

کیا یہ لوگ ابل یعنی اونٹ کی فطرت کو نہیں دیکھتے جس کی طبیعت میں امام کی اطاعت کا مادہ رکھا ہے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے جمل کا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو ایک اونٹ کے لئے استعمال ہوتا ہے بلکہ ابل کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو اسم جمع ہے۔ اس سے اونٹ بحیثیت جنس مراد ہیں۔ اونٹوں میں اطاعت کا ملکہ ودیعت ہوتا ہے۔ ایک لمبی قطار میں ایک اونٹ کے پیچھے دوسرے اونٹ ایک خاص انداز میں ایک خاص رفتار سے چلتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اونٹ جو سب سے آگے بطور امام اور پیش رو کے ہوتا ہے۔ بڑا تجربہ کار اور راستہ کے نشیب و فراز سے آگاہ ہوتا ہے اس لئے باقی سب اونٹ بے فکری کے ساتھ اس کے پیچھے چلتے چلے جاتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اونٹ کی سرشت میں اتباع امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے افلا ینظرون الی الابل کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۳-۱۳۴)

اور پھر اس آیت میں 'اُنْظُرْ' کی تشریح میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انظر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح دیکھنا نہیں ہے بلکہ اس اتباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح اونٹ میں تمدّنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتباع امام کی قوت ہے۔ اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباع امام کو اپنا شعار بناوے کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۳۴)

پس ایک انسان کی روحانی ترقی کے لئے امام کی اطاعت اور اس کی ہر بات کی بہ دل و جان تعمیل ضروری ہے کہ اس کے بغیر انسان اصل راہ سے بھٹک جاتا ہے۔

"اطاعت" کی تلقین فرماتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"غرض اس خانہ کو بُتوں سے پاک و صاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے اور یہ راہ مَیں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ مَیں بتاؤں اور وہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ یہ آواز نئی آواز نہیں ہے مکہ کو بتوں سے پاک کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا تھا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اسی طرح پر اگر تم میری پیروی کرو گے تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤ گے اور اس طرح پر سینہ کو جو طرح طرح کے بُتوں سے بھرا پڑا ہے پاک کرنے کے لائق ہو جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۷-۱۸۸)

نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے۔ اس جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونہ سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو اطاعت ہو تو ویسی ہو باہم محبت اور اخوّت ہو تو ویسی ہو غرض ہر رنگ میں اور ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔"

(الحکم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

چنانچہ حضور علیہ السلام کے ان ارشادات پر عمل پیرا ہو کر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے رنگ میں رنگین ہو کر صدق وصفا اور اطاعت کا خدا کے فضل سے ہمیشہ اعلیٰ نمونہ دکھایا جسے دیکھ کر خود حضور علیہ السلام نے بھی اس پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے وہ صدق وصفا کا نمونہ دکھلایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ ..."

یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسیطرح مَیں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اسی قدر اور مرتبہ کے موافق اطاعت کا ایک خاص جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ ۔ جولائی ۱۹۰۴ء)

صدق و وفا۔ اخلاص اور اطاعت کی یہی کیفیت احبابِ جماعت میں (جن میں چھوٹے بڑے۔ جوان بوڑھے۔ عورتیں اور مرد سبھی شامل ہیں) ہمیں خدا کے فضل سے تاریخِ احمدیت کے ہر دَور میں نظر آئی اور اب خلافتِ ثالثہ کے اس دَور میں بھی یہی نظر آ رہی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ احبابِ جماعت اپنے آقا کی آواز پر اسی والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے اطاعت۔ اخلاص اور صدق و وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

چنانچہ

۱۔ گزشتہ ماہ اپریل میں صدر انجمن احمدیہ کی آمد میں جب کچھ کمی نظر آئی تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی اور تحریک فرمائی کہ ۳۰ ر اپریل تک جماعتیں اپنا بجٹ پورا کر دیں۔ امامِ وقت کی اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے تین ہفتہ کے قلیل عرصہ میں پاکستان کی جماعتوں نے تین لاکھ روپیہ سے زاید رقم جمع کر کے اپنے امام کے حضور پیش کر دی۔

۲۔ جب سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے محبوب کاموں کو جاری رکھنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت کو اس میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی تو مخلصینِ جماعت نے اس پر والہانہ انداز میں لبیک کہی اور دوستوں نے اکثر حالتوں میں اپنی بساط سے بڑھ کر اس نیک تحریک میں حصہ لیا جس سے توقع ہے کہ جلد ہی انشاء اللہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات پچاس لاکھ کی مقررہ حد سے متجاوز ہو جائیں گے۔

۳۔ اسی طرح جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واطال اللہ عمرہ ومتعنا بطول حیاتہ نے احبابِ جماعت کو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ جماعت میں سے کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو تو خدا کے فضل سے جماعتیں اس کی طرف فوراً متوجہ ہوئیں یہاں تک کہ قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کا گھر گھر چرچا شروع ہو گیا اور ہر شخص نے اس میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

۴۔ اور جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت اور افرادِ جماعت کو یہ تحریک فرمائی کہ کسی مقام پر جماعت کا کوئی فرد کبھی بھوکا نہ سوئے تو والہانہ انداز میں احبابِ جماعت اس ارشاد کی تعمیل کی طرف بھی فوراً متوجہ ہو گئے اور انہوں نے ہر جگہ پر اس امر کا اہتمام کیا کہ کوئی شخص بھی بھوکا نہ سوئے۔

۵۔ اور پھر جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعض جماعتوں کی اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں احبابِ جماعت کو اس امر کی تحریک فرمائی کہ وہ دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ وقف کریں جس میں وہ اپنے خرچ پر بعض مقامات پر جائیں اور جماعت کی تربیت کا کام کریں تو اس بارے میں بھی خدا کے فضل سے احبابِ جماعت نے اطاعت اور اخلاص کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور کثرت کے ساتھ اپنے اوقات وقف کئے۔

دین سے رغبت مذہب کے لئے فدائیت خدا کی خاطر فنا اور اس سلسلہ میں اطاعت کا یہ نمونہ سوائے جماعتِ احمدیہ کے ہمیں دنیا بھر میں کہیں اور نظر نہیں آتا۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے صرف جماعتِ احمدیہ ہی کو بخشی ہے کہ خدا کے فضل سے اپنے اوپر فنا وارد کر کے ہر نیک کام میں اللہ۔ اس کے رسولؐ اور خلفاء اور ان کے قائم کردہ نظام کی اطاعت کا بےمثال نمونہ پیش کرتی ہے۔ اور اس راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے اخلاص میں بے انتہا برکتیں دے اور رہتی دنیا تک کامل اطاعت اور فدائیت کے اسی معیار کو قائم رکھنے کی اسے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ کہ اس راہ میں کامیابی سعادت اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے۔

خاکسار
شیخ محبوب عالم خالد ایم۔ اے

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدیہ خواتین

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عرصہ زیرِ رپورٹ یعنی ۹ر جولائی تا پندرہ جولائی مسجد ڈنمارک کے لئے چھ سَو اٹھتّر روپے کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں اور تین ہزار چار سَو بیالیس روپے کی رقم وصول ہوئی ہے جس میں سے نو روپے پچھتّر پیسے بیرونِ پاکستان یعنی لجنہ نیروبی کے ہیں۔ گویا اس وقت تک وعدہ جات کی مقدار تین لاکھ ستائیس ہزار چھ سَو پچھتّر روپے اور وصولی دو لاکھ اکاسی ہزار ایک سو اکانوے روپے ہوئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہفتہ زیرِ رپورٹ میں وعدہ جات میں نمایاں کمی آئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عہدہ داران نے اس سلسلہ میں محنت اور کوشش ترک کر دی ہے اور سمجھ لیا ہے کہ مطلوبہ رقم پوری ہو گئی ہے اس لئے اب مزید وعدہ جات کی ضرورت نہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ مسجد اب بننی شروع ہوئی ہے اور عمارت کی تعمیر کے بعد پتہ لگتا ہے کہ کتنا خرچ آئے گا ہمیشہ ہی اندازہ سے خرچ بڑھ جایا کرتے ہیں۔ ہم نے مسجد بنانے کا وعدہ اپنے ربّ کریم سے کیا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ اتنے میں مسجد بنی تو بنوائیں گے۔ جو بھی خرچ مسجد کی تعمیر پر آئے اس کا پورا کرنا ہمارا کام ہے پس بہت بھاری ذمہ داری احمدیہ خواتین اور عہدہ دار لجنات اماء اللہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ پوری طرح جائزہ لیں کوئی ایک احمدی عورت ایسی باقی نہ ہو جو اس سعادت میں عہدہ داران کی غفلت کی وجہ سے حصہ لینے سے محروم رہ جائے۔ ان تک اس تحریک کا پہنچانا عہدہ داران کا کام ہے۔ میرا فہرستوں کے دیکھنے کے بعد ابھی تک یہی اندازہ ہے کہ سَو فیصدی کسی لجنہ سے بھی چندہ نہیں آیا سوائے ایک دو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے جہاں تعداد ہی دو چار ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہٗ زادتھم ایمانا وّعلیٰ ربّھم یتوکّلون ۝ الذین یقیمون الصلوٰۃ وممّا رزقنٰھم ینفقون ۝ اولٰئک ھم المومنون حقًّا ۝ (انفال)

یہ آیات بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی مومن وہ ہیں جو علاوہ ان دوسری صفات کے جو اِن آیات میں بیان کی گئی ہیں اپنے مولیٰ حقیقی پر کامل توکّل رکھتے ہوئے جو کچھ خدا نے ان کو دیا وہ اسی کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔ یہ قربانیاں وہ بشاشت قلبی سے کرتے ہیں اور یہ قربانیاں ان کا ایمان اور بھی بڑھا دیتی ہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ جب محض اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان ایک قربانی کرتا ہے تو اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ پس میری بہنو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی کا اعلائے کلمۃ اللہ کا ایک زرّیں موقع عطا فرمایا ہے جس کو ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں لے کر اپنی دیرینہ روایات کو نہ صرف قائم رکھنا چاہیئے بلکہ پہلے سے شاندار روایات کا نظریہ قائم کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی اور مجھے بھی توفیق دے کہ ہمارے دعوے صرف مُنہ کے نہ ہوں بلکہ عملی طور پر ہم دنیا کو دکھا دیں کہ جو ہم نے کہا تھا وہ اپنے عمل اور قربانیوں سے پُورا کر دکھایا۔

ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم

خاکسارہ
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۱۷-۷-۶۶

مغربی پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے امراء سے ضروری درخواست

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات بہت سے قصبات اور دیہاتی جماعتوں سے ابھی تک موصول نہیں ہوئے

بہت سے قصبات اور شہروں کی جماعتوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات بھجوانے میں مستعدی سے کام لیا ہے اور سابقہ وعدوں پر نمایاں اضافے کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن ابھی تک قصبات اور دیہات کی جماعتیں بالخصوص ضلع سیالکوٹ و ضلع منٹگمری ضلع راولپنڈی اور سرگودھا کے علاقوں کی جماعتیں ایسی ہیں کہ ان کے پورے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ اب جبکہ زمینداروں کے گھروں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے گندم کی فصل سے بھر دیا ہے۔ اور نرخوں کے بڑھ جانے سے ان کے لئے مالی وسعت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں انہیں شکرانہ کے طور پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے تھا۔

یہ تحریک تین سال کے لئے ہے یعنی وعدہ کی رقم تین سال میں ادا ہوگی۔ اس آسانی سے دوستوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور بڑی بڑی رقوم کے وعدے کرنے چاہئیں پھر انہیں قسط وار تین سالوں میں ادا کر دیں۔

مغربی پاکستان کے جملہ امراء کی خدمت میں یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ کی قصباتی اور دیہاتی جماعتوں کا خاص طور پر جائزہ لیں۔ اور فاؤنڈیشن کے لئے جماعتوں کے وعدے بھجوانے میں پوری مستعدی سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خاص توفیق عطا کرے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

زمیندارہ مجالس انصار اللہ

ایسی مجالس انصار اللہ جن کے اراکین کی اکثریت زمیندار احباب پر مشتمل ہے اپنا پورے سال کا چندہ فصل ربیع کے بعد بھجوایا کرتی ہیں۔ اس سال کئی مجالس نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ جس کی وجہ سے ان کے ذمہ بقایا ہو گیا ہے۔ عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ پوری توجہ سے رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

حلقہ چک ۳۳ جنوبی کی مجالس کی تربیتی کلاس

حلقہ چک ۳۳ جنوبی کی مجالس (۳۱ جنوبی۔ ۳۳ جنوبی۔ ۳۵ جنوبی، ۳۷ جنوبی۔ ۳۰ جنوبی۔ ۴۰ جنوبی اور ۳۴ جنوبی) کی تربیتی کلاس مورخہ ۲۱ و ۲۲ جولائی ۶۲ء کو چک ۳۳ جنوبی میں ہو رہی ہے۔ جس میں علماء کرام سلسلہ شرکت فرمادیں گے۔ تمام مجالس کے خدام و اطفال اس میں شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ احباب کرام جماعت کو بھی شمولیت کی دعوت ہے۔

(ڈاکٹر محمد محسن ہاشمی قائد ضلع سرگودھا)

درخواست دُعا

میری لڑکی جس کے دو بچے ہیں عرصہ اڑھائی ماہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہے لاہور ہسپتال میں برائے علاج داخل ہے۔ حالت بہت پریشان کن ہے۔ احباب جماعت درد دل سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(میاں محمد یعقوب بقلم خود۔ حال ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

دُعا کی اہمیت

(از مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف ...)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم عبادات اور دعاؤں پر بہت زور دیتے تھے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی نہایت تاکید فرماتے تھے۔ ہمیں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا وقت نہایت مستعدی اور یکسوئی سے ان دعاؤں میں گذارنا چاہیئے اور تمام تعلقات دنیوی کو بالائے طاق رکھکر ایک محویت کا رنگ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ ہمارا خدا ہم سے خوش ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہمیں حاصل ہوں۔ اور اسلام کا غلبہ دنیا پر جلد ظاہر ہو اس کے کلام پاک کے نور سے دنیا منور ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے۔ اس کی حقیقت اور تاثیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو ہو جاتا ہے"۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم۔ حیا والا۔ صادق وفادار۔ عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ۔ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو۔ اور شکست کو قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ تمہاری جان سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے۔ کہ انسان میں پاک تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں۔ مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ پس وہ خوارق ہے غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے"

اسلام ص ۲۱-۲۲ و ۲۳ لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

دعا کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدعاء ھو العبادۃ یعنی دعا ہی وہ عبادت ہے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی استجب لکم یعنی تمہارے رب نے فرمایا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں اس کو قبول کروں گا۔ اس میں مانگنے والے کے لئے تسلی اور قبولیت کا وعدہ ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ یعنی ہماری عبادت کی اصل غرض اور حقیقت خدا تعالیٰ کی محبت اور معرفت ہے اور وہ دعا سے ملتی ہے۔ جیسے بچہ روتا اور چیختا ہے۔ تو ماں کے پستان میں دودھ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بچے کی پرورش کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح دعا سے وہ تمام وسائل میسر آتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور اس کے لئے قرب کا باعث بن جاتے ہیں اور نیک کاموں کے متعلق روح کے اندر ایک کشش پیدا ہوتی ہے۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیسواں

سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ہش / اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ اجتماع (چوبیسواں) ۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ہش / اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اراکین اور مجالس ابھی سے اسمیں شمولیت کے لئے تیاری شروع کردیں۔

اس بارہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جاری ہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے

صدر لجنہ اماء اللہ سٹلائیٹ ٹاؤن سرگودہا کی قابل تقلید مساعی

یہ امر نہایت حوصلہ افزاء ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری یادگار "فضل عمر فاؤنڈیشن" کو کامیاب بنانے کے لئے جہاں امراء اور صدران جماعت ہائے مقامی ہمہ تن مصروف اور کوشاں ہیں وہاں لجنہ اماء اللہ کی عہدیداریں بھی اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرکے فاؤنڈیشن کو کامیاب بنانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ اس ضمن میں حلقہ سٹلائیٹ ٹاؤن سرگودہا کی صدر لجنہ محترمہ خورشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کی قابل قدر و قابل تقلید مساعی کا تذکرہ قابل ذکر ہے۔

محترمہ موصوفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں اپنے عریضہ مورخہ ۲۹/۶/۶۶ میں تحریر فرماتی ہیں:

"چونکہ سٹلائیٹ ٹاؤن دور دور تک پھیل گیا تھا۔ اس لئے ممبرات لجنہ اماء اللہ کی اتفاق رائے سے یہ حلقہ الگ کردیا ہے۔ صدر عاجزہ کو چنا گیا ہے۔ چنانچہ تمام سٹلائیٹ ٹاؤن کا دورہ کرکے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ممبرات سے پانچ ہزار کے قریب وعدہ جات اور ایک ہزار وصولی کی۔ انشاء اللہ۔ یہ کام جاری رکھیں گی۔ حضور کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عظیم ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق بخشے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔"

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کا یہ جذبہ عمل اور احساس ذمہ داری جملہ لجنات اور عہدیداران جماعت کے لئے قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۷ر جولائی کے صفحہ ۶ پر جو اعلان دار القضاء شائع ہوا ہے۔ اس کی آخری سطور پر سہو کتابت سے تیس یوم کی بجائے تین یوم شائع ہوگیا ہے صحیح فقرہ یوں ہے۔ "اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے" احباب تصحیح فرمالیں۔

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک از لجنات اماء اللہ ممالک بیرون

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کی خلافت بابرکت پر باون سال گذرنے کی خوشی میں ممالک بیرون کی لجنات اماء اللہ کی جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۵۲	محترمہ سارہ بیگم عبدالرحمٰن بٹ	نیروبی	۳۰۰	شلنگ
۵۳	محترمہ مبارکہ بیگم عبدالسلام صاحب کھٹی	"	۳۰۰	"
۵۴	محترمہ سردار بیگم فضل الٰہی صاحب	"	۳۰۰	"
۵۵	محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت محمد اقبال صاحب	"	۲۰۰	"
۵۶	محترمہ ارشاد بیگم محمد اقبال شاہ صاحب	"	۱۵۰	"
۵۷	محترمہ امیر بیگم ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب	"	۲۰۰	"
۵۸	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم ڈاکٹر انور شاہ صاحب	"	۱۰۰	"
۵۹	محترمہ ثمر دلشاد بنت " " "	"	۱۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خوشی کی تقاریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ و اعلیٰ درجاتہ فی الجنۃ فرماتے ہیں:-

"خوشی کی مختلف تقاریب مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

جملہ احباب جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنے ہر خوشی کے موقع پر مساجد ممالک بیرون کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

میری چھوٹی بہن عزیزہ طاہرہ نسرین بنت مرزا ارشاد احمد صاحب فاروقی آف پشاور نے ۱۹۶۳ء میں پشاور یونیورسٹی سے ایم۔ ایس سی فزکس کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی اور پھر اسی سال دو گولڈ میڈل حاصل کرنے کے بعد کامن ویلتھ سکالر شپ پر اسے لورپول یونیورسٹی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے بھجوایا گیا تھا۔ اس نے امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پی۔ ایچ۔ ڈی کا فائنل امتحان نمایاں کامیابی سے پاس کرلیا ہے اور مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۶ء کو وہ عازم پاکستان ہو رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ و دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اسکی یہ کامیابیاں اسلام اور احمدیت کے لئے ہمارے خاندان اور اسکی اپنی ذات کے لئے باعث برکت و نزول افضال الٰہی ہو۔ آمین

محتاج دعا:۔ ڈاکٹر مسز زکیہ شمیم ایم بی بی ایس معرفت ڈاکٹر اے ار کا موٹی

۱۱۔ دیا رام گدومل روڈ۔ پارسی کالونی۔ کراچی ۳

ضرورت تذکرہ

مجھے ایک دوست کے لئے تذکرہ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو مطلع فرمادیں۔ اصل قیمت سے زیادہ قیمت بھی ادا کردی جائیگی

عبدالمومن کارخانہ گڑھی ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۲۹

میں مرزا مجید احمد ولد مرزا فیروز الدین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۱۷ ۔ ۵۰ کوارٹرز کورنگی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۱۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۵۶/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا ہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- مرزا مجید احمد بقلم خود کراچی

گواہ شد:- محمد شفیع خان زعیم کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۳۳۰

میں نسیمہ اختر زوجہ شیخ حمید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن معرفت بنگال ٹیکسٹائل کارپوریشن تاج چیمبر کھوری گارڈن کراچی ۲ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار (۱۰۰۰/-) روپے ہے۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:-

(۱) ہار طلائی ایک عدد وزن ۱۲ تولہ

(۲) گلوبند طلائی ایک عدد وزنی ۵ تولہ

(۳) چوڑیاں طلائی ۱۲ عدد وزن ۱۵ تولہ

(۴) کانٹے طلائی ۲ جوڑے وزن ۴ تولے

(۵) لاکٹ ایک عدد وزنی ایک تولہ۔

کل وزن ۳۷ تولے قیمت ۶۲۵۴/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمادی جائے۔ فقط ۲۲۔ اپریل ۱۹۶۶ء

الراقمہ:- نسیمہ اختر بقلم خود۔

گواہ شد:- فضل الرحمن پریذیڈنٹ حلقہ لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۳۳۱

میں خالد محمود ولد شیخ مجید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن معرفت بنگال ٹیکسٹائل کارپوریشن تاج چیمبر کھوری گارڈن کراچی ۲ ضلع کراچی۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں طالب علم ہوں اور مجھے مبلغ ۳۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- خالد محمود بنگال ٹیکسٹائل کارپوریشن کراچی۔

گواہ شد:- فضل الرحمن پریذیڈنٹ حلقہ لیاقت آباد۔ کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد۔ مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۳۳۲

میں محمودہ حسین زوجہ شیخ خادم حسین صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۴ لم ۱۵/ دستگیر کالونی کراچی ۱۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ میرا حق مہر مبلغ چار ہزار روپیہ ہے جو خاوند کی طرف واجب الادا ہے

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:-

۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۳/۴ تولہ۔ (۲) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۱ ۱/۲ تولہ۔ (۳) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ۔ (۴) لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ۔ (۵) بندے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ جملہ وزن ۵ تولہ قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

الامۃ:- محمودہ حسین بقلم خود

گواہ شد:- عبدالشکور اسلم نائب سیکرٹری وصایا۔ مشرقی ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد۔ مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ کراچی۔

ھو الشافی

حیوانات کی امراض

مثلاً گل گھوٹو (خناق) منہ کھر۔ کمار۔ الپھارہ۔ زہرباد وغیرہ کی اکسیر ادویات کے لئے

ڈاکٹر راجا ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ۔

ترسیل زر

اور

انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

اپنے دوستوں کو ماہنامہ "انصار اللہ" کا خریدار بنائیے۔ سالانہ چندہ صرف ۶/- روپے (فاؤنڈیشن مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بچوں کی تربیت سے متعلق زرّیں ہدایات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم ارشادات

۳

دوسرا نقص جو اس غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس طرح کہ بعض ماں باپ ایسا تو نہیں کرتے کہ چیز خود کھالیں اور بچہ کو نہ دیں۔ لیکن جب بچے کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور وہ خود نہیں خرید سکتے تو دوسروں سے مانگ کر کہ بیچارے بچے کا بھی دل کر رہا ہے وہ اسے دے دیتے ہیں۔ مگر اس طریق سے بجائے اس کے کہ بچے کی خواہش کو ماریں اور بھی اس کی خواہشات کو ابھارتے ہیں حالانکہ اگر بچے کو سمجھایا جائے کہ بچہ ہم غریب ہیں یہ چیز نہیں خرید سکتے تب جیسا صابر بھی کوئی نہیں۔ وہ اتنا کہہ دینے سے بھی خوش ہو جاتا ہے لیکن اگر اپنے پاس کچھ نہیں اور بچے کی خواہش کو دوسرے سے چیزیں کر پوری کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچے کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ نہیں پیدا ہوگا اور اس کی حرص بہت بڑھ جائے گی۔ پس غرباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کی خواہشات کو ابھاریں نہیں بلکہ ان کو مارنے کی کوشش کریں تا ان کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ پیدا ہو۔ پھر ایسے مقامات پر بچے کو کھڑا نہیں رہنے دینا چاہیئے جہاں امراء اچھی اچھی چیزیں کھا رہے ہوں۔ بچوں کو ہی ایسے مقامات پر کھڑے ہونے سے نہیں روکنا چاہیئے بلکہ بڑوں کو بھی یہی حکم ہے کہ لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں اگر دوسروں کے پاس ہے تو اس کو دیکھنا بھی گناہ ہے کیونکہ اس سے خواہش بد پیدا ہوگی۔ بعض غریب آدمی اپنے بچوں کو ایسے مقامات پر کہ جہاں امیر لوگ کھاتے پیتے ہوں کھڑے ہونے اور دیکھنے سے نہیں روکتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی ان کے اندر حرص پیدا ہوتی ہے اور جب ان کی حرص پوری نہیں ہوتی تو پھر کسی نہ کسی طرح اس چیز کے حاصل کرنے کی بے جا کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ بچوں کو ایسی جگہوں سے روکیں اور وہاں ان کو کھڑا نہ ہونے دیں۔ ایسی حالت میں کسی کو کچھ کھاتے پیتے دیکھنا بھی عیب ہے۔ جس سے لالچ اور حرص پیدا ہوتی ہے جو بچوں کی آوارگی کا موجب ہوتی ہے۔ غرض والدین اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اگر ان باتوں کی احتیاط رکھیں تو ان کے اخلاق کی درستی میں بہت کچھ تقویت پیدا ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہے۔ بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے میری عمر زیادہ نہیں لیکن مجھے اتنے لوگوں سے ملنے اور جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی میری طبیعت کو خدا تعالیٰ نے ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں۔ میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ کی پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنی زبان کا قصور سمجھوں گا۔ ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند انسان خواہ وہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے۔ پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا موقع نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے۔ مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔ میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔ بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے۔ اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔

دوسری بات جو ان کی تربیت میں نقص ڈالنے والی ہے وہ یہ ہے کہ بے جا محبت کی وجہ سے بچوں کے بے جا آرام و آسائش کا خیال رکھا جاتا ہے اور ان کو سختی اور مشقت کی عادت نہیں ڈالی جاتی۔ جب بچے کھیلنے کودنے کے لئے سخت گرمی اور دھوپ میں ننگے سر اور ننگے پاؤں نکل جاتے ہیں یا سردی میں پھرتے رہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھانا ان پر سختی اور مشقت تصور کی جائے۔ اگر اپنی ضرورتوں کے لئے وہ نہ گرمی کی پرواہ کرتے ہیں نہ سردی کی اور اس میں کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں کرتے تو نماز باجماعت میں ان کو کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔ غرض بچوں میں برداشت اور جفاکشی کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ آج کل ایسے سامان پیدا ہو گئے ہیں جو بچوں میں محنت اور جفاکشی کی روح کو فنا کرنے والے ہیں اور عام طور پر سکولوں میں ایسے ناز و نخرے کے سامانوں کا رواج پایا جاتا ہے۔ مثلاً سر کے اگلے حصے میں خاص صورت کے لمبے بال رکھنا۔ اس قسم کے ناز و نخروں کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں خوبصورت سمجھا جائے۔ ہم سے لوگ پیار کریں۔ یہ بالکل زنانہ خصلتیں ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہمیشہ ایسے لڑکوں کی چال اور ان کا لب و لہجہ ان کی گفتگو بالکل زنانہ طرز پر ہوتی ہے۔ پس کھانے میں پینے میں لباس میں بچوں کو ناز و نخرے میں نہ ڈالنا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۸ جون ۱۹۶۵ء)

امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے

حکومت نے یکم جولائی سے پوسٹ کارڈ کی قیمت میں دو پیسہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ یعنی اب کارڈ پر پانچ کی بجائے سات پیسے کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ اس حکم کو نافذ ہوئے دو ہفتہ سے زیادہ ہو گئے ہیں مگر ابھی تک بعض احباب پانچ پیسہ کا کارڈ استعمال کر رہے ہیں۔ جو بیرنگ ہو کر آتے ہیں اور یہاں ان پر چار پیسے اور ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے احباب میں جو اب تک پانچ پیسے کا پوسٹ کارڈ استعمال کر رہے ہیں۔ صرف دیہات میں رہنے والے دوست ہی نہیں بلکہ شہروں میں رہنے والے اچھے تعلیم یافتہ دوست بھی شامل ہیں۔

اخبار میں پہلے بھی متعدد مرتبہ اعلان ہو چکا ہے مگر احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ امراء و صدر صاحبان جملہ احباب جماعت کو اس سے آگاہ فرمائیں کہ وہ پوسٹ کارڈ حوالہ ڈاک کرنے سے پہلے یہ تسلی کر لیا کریں کہ اس پر سات پیسے کے ٹکٹ لگے ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

خدا تعالیٰ کی خاطر مال پیش کرنیوالا بہت زیادہ برکت حاصل کرتا ہے

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا مال پیش کریں اور دل کھول کر پیش کریں اس سے آپ کو بہت زیادہ برکت اور وسعت ملے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا سچ فرمایا ہے:۔

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جاوے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔" (اشتہار تبلیغ رسالت)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک ہنگامی اور تین سال کے لئے ہے جس قدر جلد اور جس قدر زیادہ اس تحریک میں آپ اپنے مال کو پیش کریں گے اسی قدر جلد مقاصد فاؤنڈیشن یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسنات کا دائمی توسیع کا سلسلہ شروع ہو سکے گا۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲